مجالس علمیہ

حضرت العلامہ مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مہتمم نجم المدارس کلاچی

کائنات پر اہل اللہ کی وفات کا اثر

مخدومی حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' ——— گرامی نامہ الحق کیلئے مضمون بھیجنے کے حکم پر مشتمل شرف صدور لایا۔ جوابی لفافہ کا تکلف انفعال بخش ثابت ہوا۔ وقت کا تقاضا ہے۔ کہ الحق کے بیشتر مضامین فتنۂ باطنیت واباحیت اور تحریفات اسلامیہ جن کا برعکس نہند نام زنگی کا فور کے اصول پر تحقیقات اسلامیہ نام رکھا جاتا ہے ؟ کے رد میں ہونے چاہئیں اپنے پاس نہ انکے وسائل ہیں اور نہ انکے تلبیسات کھولنے کیلئے اسلاف کی معتمد علیہ کتب کا ذخیرہ موجود ہے۔ ان حالات میں آپ کے حکم کی صحیح تعمیل سے ظاہر ہے کہ قاصر ہوں۔ البتہ ۱۳۸۳ھ میں ایک مذہبی رسالہ نے شہادت حسین رضی اللہ عنہ کے ذکر میں لکھا تھا:

> شہادت حسینؓ کے دن آسمان کے سرخ ہونے نجم الآبل کے طلوع ہونے۔ سورج کو گہن لگنے، ستاروں کا آپس میں ٹکرانا وغیرہ واقعات شیعوں کے گھڑے ہوئے ہیں۔ حدیث ان الشمس والقمر لا ینخسفان لموت احد ولا لحیوتہ او کما قال۔ کے خلاف ہیں۔ پیشہ ور واعظین اور مرثیہ خوانوں کے طفیل سنی عوام بھی اس میں مبتلا ہو گئے ہیں ——

احقر کو اس کے ساتھ اتفاق میں تامل ہوا اور تاثر الکائنات بموت من لا ینبغی ان یقال لهم اموات۔ کے عنوان سے مدیر رسالہ کو ایک عریضہ لکھا۔ انہوں نے وہ عریضہ صاحب مضمون کی خدمت میں بھیج دیا۔ جس کا انہوں نے کوئی جواب نہیں بھیجا اور نہ اس رسالہ نے اس پر کچھ شائع کیا۔ اسکی نقل خط کے ملائمات حذف کرنے اور حالیہ سفید لکیر سے متعلق معمولی اضافہ کرنے کیساتھ ارسال خدمت کر رہا ہوں۔ الحق میں شائع ہونے سے اس کا کوئی فائدہ نظر آئے تو اسے ہی تعمیل حکم تصور فرمایا جاوے ——— والاحترام ——— عبدالکریم

بعد الحمد والصلوٰۃ

کائنات کے مختلف انواع کا اہل اللہ کی موت سے متاثر ہونا اصول شرع کے خلاف نہیں۔

زمین و آسمان کا تاثر —— چنانچہ زمین و آسمان کا اہل اللہ کی موت سے متاثر ہونا آیت فما بکت علیہم السماء والارض کے مفہوم سے واضح ہے اور جو حدیث مفسرینؒ اس کے تحت نقل فرماتے ہیں وہ تو اصرح مافی الباب ہے۔ مفاتیح الغیب للعلامۃ الرازیؒ ص ۲۲۱/۷ میں ہے: قال الواحدی فی البسیط روی انس بن مالکؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مامن عبد الا ولہ فی السماء بابان: باب یخرج منہ رزقہ

وباب یدخل فیہ عملہ فاذا مات فقداہ وبکیا علیہ ۔ یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہر آدمی کے لئے آسمان میں دو دروازے مقرر ہیں۔ ایک سے اس کا رزق آتا رہتا ہے۔ اور دوسرے سے اس کا عمل چڑھتا رہتا ہے۔ جب یہ فوت ہو جاتا ہے تو وہ اس پر رونے لگ جاتے ہیں۔

دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عبد سے مراد عبد مومن ہے۔ نہ کہ ہر عبد علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے ایک مستقل باب باندھا ہے۔ باب بکاء السماء والارض والملائکۃ علی المومن اذا مات قال اللہ تعالیٰ فما بکت علیہم السماء والارض۔ (شرح الصدور ص ۶۴) اس باب میں آپ نے بہت سی رقت خیز اور عمل انگیز روایتیں بیان فرمائی ہیں۔ جن میں سے دو ایک کو یہاں نقل کیا جاتا ہے —— من شاء التفصیل فلیراجعہ —— **پہلی روایت :**

اخرج ابن جریر عن ابن عباسؓ انہ سئل عن قولہ تعالیٰ فما بکت علیہم السماء والارض ھل تبکی السماء والارض علی احد قال نعم انہ لیس احد من الخلائق الا لہ باب فی السماء ینزل رزقہ منہ وفیہ یصعد عملہ فاذا مات المومن فاغلق بابہ من السماء الذی کان یصعد عملہ فیہ و ینزل منہ رزقہ فقد بکی علیہ واذا فقد مصلاہ من الارض الذی کان یصلی فیہا ویذکر اللہ فیہا بکت علیہ وان قوم فرعون لم یکن لہم فی الارض آثار صالحۃ ولم یکن یصعد الی اللہ منہم خیر فلم یبک علیہم السماء والارض۔

ابن عباسؓ سے دریافت کیا گیا کہ یہ جو فرعون کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کہ زمین و آسمان ان کے ہلاک ہونے پر نہ روئے تو کیا ایسے لوگ بھی ہیں جنکی موت پر آسمان اور زمین روتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں ہر آدمی کا آسمان میں ایک دروازہ ہوتا ہے جس سے اس کا رزق نازل ہوتا ہے۔ اور اسی سے اس کا عمل اوپر کو جاتا ہے۔ پس جب مومن کی وفات ہو جاتی ہے۔ اور اسکا وہ دروازہ بند کر دیا جاتا ہے جس سے اسکا عمل اوپر کو جاتا تھا۔ اور اس کا رزق نازل ہوتا تھا۔ پس آسمان اس پہ رونے لگتا ہے اور جب باقی نہیں رہتا اسکا وہ مصلی جس پر وہ نماز پڑھتا تھا۔ اور خدا کو یاد کرتا تھا تو زمین اس پہ رونے لگتی ہے۔ اور چونکہ فرعون کی قوم کے کچھ بھی زمین میں نیک آثار نہیں رہتے اور اللہ کی طرف کوئی بھی ان کا نیک عمل اوپر کو نہیں جاتا تھا۔ اس لئے ان پہ نہ زمین روئی اور نہ آسمان۔

اس روایت نے بتلایا کہ عبد سے مراد عبد مومن ہے نہ کہ ہر عبد —— باب اور باب کا اختلاف بھی کچھ ایسا نہیں جس سے روایت پر شبہ کیا جا سکے۔ ہو سکتا ہے دروازہ ایک ہی ہو مگر اس کی ایک جانب

سے نزول رزق ہو اور دوسرے سے صعود عمل اور اس بنا پر ہر جانب کو مستقل باب کے نام سے یاد کیا گیا ہو۔

دوسری روایت :

اخرج ابن جریر عن الضحاک قال تبکی علی المومن الصالح معاملہ من الارض ومعرج عملہ من السماء۔	ضحاک فرماتے ہیں۔ مومن صالح پر زمین میں اسکا جائے عمل اور آسمان میں معرج عمل روتا ہے۔

تیسری روایت :

واخرج عن عطاء قال بکاء السماء حمرة اطرافھا وابن ابی الدنیا عن الحسن قال بکاء السماء حمرتھا۔	ابن جریر نے عطاءؒ سے اور ابن ابی الدنیا نے حسنؒ سے نقل کیا ہے کہ آسمان کا رونا اس کا سرخ ہونا ہے۔

ان روایات کے مجموعہ سے معلوم ہوا کہ عبد مومن اور عبد صالح پر زمین اور آسمان روتے ہیں، اور آسمان کا رونا اس کا سرخ ہونا ہے۔

عرش کا تاثر ——— اسی طرح عرش کا متاثر ہونا بھی حدیث شریف مشتمل بر وصال سیدنا حضرت سعد ابن معاذؓ سے ثابت ہے مشکوۃ شریف باب عذاب القبر ص ۲۶ میں ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ھذا الذی تحرک لہ العرش وفتحت لہ ابواب السماء۔	یہ وہ بزرگ ہیں جن کے لئے عرش کو حرکت ہوئی اور آسمان کے دروازے اس کیلئے کھولے گئے۔

علامہ طیبیؒ نے فرمایا :

ویمکن ان یقال ان تحرک العرش لفقدہ علی طریقۃ قولہ تعالیٰ فما بکت علیھم السماء والارض۔	ہو سکتا ہے کہ عرش کی حرکت ان کے انتقال کے باعث ہو جیسا کہ آیت فما بکت علیھم السماء والارض سے معلوم ہوتا ہے۔

حیوانات کا تاثر ——— حیوۃ الحیوان میں بحوالہ طبقات ابن سعدؒ نقل کیا گیا ہے کہ رجل صالح حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے وصال کے دن بھیڑیا نے بھیڑ پر حملہ کیا تو راعی صالحؒ نے فوراً کہا معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج رجل صالح کا وصال ہو گیا۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ ایسا ہی ہوا ہے ——— تاثر غم نہ سہی مطلق تاثر اس واقعہ سے بھی ثابت ہو رہا ہے۔

مائعات اور نباتات کا تاثر ——— متقدمین میں اس نوعیت کا واقعہ ذہن میں نہیں ہے۔ لیکن سیدنا شیخ الاسلام حضرت مدنی قدس اللہ سرہ العزیز کے متعلق الجمعیۃ شیخ الاسلام نمبر میں یہ واقعہ نقل

کیا گیا ہے۔ کہ آپ کے مطالعہ گاہ میں جو پھول ایک سال چند ماہ سے بالکل تر و تازہ موجود تھے۔ آپؒ کے وصال پر یکدم مرجھا کر سیاہ ہو گئے۔ حتیٰ کہ وہ پانی بھی سیاہ ہو گیا جس میں وہ رکھے گئے تھے۔

جمادات کا تاثر ——— تاثر زمین سے متعلق آیت کریمہ اور روایات منشورہ پہلے گذر چکے ہیں۔ اس کے علاوہ سرالشہادتین میں حضرت شاہ صاحبؒ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت کے آخر میں یہ تصریح نقل کی ہے :

وقال یا ام سلمۃؓ اذا تحولت ھذہ التربۃ دما فاعلمی ان ابنی قد قتل۔	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلمہؓ جب یہ مٹی خون ہو جائے تو جان لے کہ میرے بیٹے کو قتل کر دیا گیا ہے۔

احجار بیت المقدس کے تحت خون کے ظاہر ہونے کی روایات کو بھی سرالشہادتین میں بلا کسی نکیر کے حضرت شاہ صاحبؒ نے نقل فرما دیا ہے۔

بہر حال تاثر الکائنات بموت من لاینبغی ان یقال لھم اموات۔ تو مختلف روایات اور متعدد واقعات صحیحہ سے ثابت ہے۔ رہا نقلاً اس دن (یوم شہادت حسینؓ) اس قسم کے واقعات کا وقوع سو حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ اور حضرت شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی جو یقیناً غیر شیعی، غیر پیشہ ور واعظ اور غیر مرثیہ خوان معتمد علیہ بزرگ اور اہل سنت کے مستند امام ہیں، نے سرالشہادتین اور ماثبت بالسنۃ میں ان کا وقوع بھی بیان فرمایا ہے۔

سرالشہادتین میں امام الطائفہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں :

اخرج البیہقی والبونعیم عن نصرۃ الازدیۃ قالت لما قتل الحسینؓ مطرت السماء دما فاصبحنا وحبابنا وجرارنا وکل شئی لنا ملأن دما۔	بیہقی اور ابونعیم نے روایت کی ہے۔ کہ حضرت حسینؓ کے قتل کے دن ہمارے کوزے گھڑے اور پانی کے تمام برتن خون سے بھر گئے۔

اسی میں بیہقی کی روایت سے نقل فرمایا ہے :

فکانت السماء ایاما تبکی لہ۔	آسمان کئی دن تک اس حادثہ پر روتا۔

ایک اور روایت نقل کی :

اخرج بیہقی عن جمیل بن مرۃ قال اصابوا ابلا فی عسکر الحسینؓ یوم قتلہ	لشکر حسینؓ کے چند اونٹ ان کے ہاتھ لگے ان کو ذبح کر کے انہوں نے پکایا تو وہ حنظل

فنحرؤاها وطبخوها فصارت مثل العلقم | کی طرح کڑوے ہو گئے تھے۔ اور وہ ان کو نگل نہ سکے
فما استطاعوا ان یسیغوا منها شیئاً۔ |

شاہ صاحبؒ نے ان روایات کو نقل کرکے نہ صرف یہ کہ انکی تضعیف اور تغلیط نہ کی بلکہ بیان واقعات میں انہیں سے استشہاد کرکے بڑی حد تک توثیق اور تصدیق بھی کر دی۔ آپ کے علاوہ حضرت شیخ عبدالحق صاحب دہلویؒ مصنف اشعۃ اللمعات شارح مشکوٰۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنی تالیف ماثبت بالسنۃ میں فرماتے ہیں:

ولما قتل الحسینؓ بکت الدنیا سبعۃ	اور جب حسینؓ قتل کئے گئے تو سات دن تک
ایام و الشمس علی الحیطان کالملاحف	دنیا روئی اور آفتاب دیواروں پر ایسا تھا جیسے
المعصفرۃ والکواکب یضرب بعضہا بعضا	کسم کی رنگی ہوئی چادریں اور ستارے آپس میں
وکان قتلہ یوم عاشوراء وکسفت الشمس	ٹکراتے تھے۔ اور آپ کا قتل یوم عاشوراء کو ہوا
ذلک الیوم واحمرت آفاق السماء ستۃ	اور اس روز سورج کو گہن لگا۔ اور ان کے قتل
اشہر بعد قتلہ ثم لازالت الحمرۃ تری	کے بعد چھ ماہ تک آسمان کے کنارے سرخ
فیما بعد ذلک الیوم ولم تکن تری فیما قبلہ	دکھائی دیتے رہے۔ اس سے پہلے کبھی نظر
	نہیں آئے تھے۔

سُرخی غیوب سورج کا اثر ہے یا اظہار غم کا اس سے پہلے بھی نفس سرخی موجود رہتی تھی۔ اس میں ازدیاد اسی دن سے ہوئی۔ لامزاحمۃ فی الاسباب ایک عام قاعدہ ہے۔ وغیر ذلک یہ مباحث اپنی جگہ پر ہیں۔ یہاں یہ بتلانا مقصود ہے کہ قتل حسینؓ کے دن اس قسم کے واقعات کو جب شاہ عبدالعزیز صاحبؒ اور شاہ عبدالحق صاحبؒ جیسے بزرگ تسلیم فرما رہے ہیں۔ تو یہ تسلیم کرنا آسان نہیں ہے۔ کہ یہ سب ناقابل اعتبار روایات ہیں، شیعوں کی گھڑی ہوئی ہیں۔ اور پیشہ ور واعظین اور مرثیہ خوانوں کے طفیل سے سنی عوام اس میں مبتلا ہو گئے ہیں۔

ایک اور سہل توجیہ اور حدیث لاینخسفان لموت احد الخ کا جواب

ان الشمس والقمر لاینخسفان لموت	سورج اور چاند کو کسی کی موت اور حیات کی
احد ولالحیوتہ۔	وجہ سے گہن نہیں لگتا۔ (الحدیث)

سے جملہ " وکسفت الشمس ذلک الیوم کما روی فی ماثبت بالسنۃ " کے تعارض کا شبہ۔ سو گذارش

ہے۔ کہ حدیث بالا سے یہ تو ضرور ثابت ہوتا ہے۔ کہ شمس و قمر کا تاثر بطور انخساف کے کسی کی موت اور حیات سے نہیں ہوتا۔ مگر یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ ظلم و عدوان اور معصیت وطغیان سے بھی ان کا انخساف نہیں ہوتا بلکہ روایات باب کا ظاہر اسی پر دال ہے کہ ان کا انکساف ظلم و عصیان ہی کی وجہ سے ہوتا ہے چنانچہ حدیث کسوف میں غیرت خداوندی اور زنا پر حضرت حق جل مجدہ کو غیرت آنے کا ذکر اسی طرف مشیر ہے۔ پھر یخوف اللہ بھا عبادہ کے الفاظ تو صریح ہیں۔ کہ ان آیات کے اظہار کا مقصد ظالم عاصی اور طاغی و سرکش کی تخویف ہی ہے ـــــ اب سوچا جائے تو شہادت حسینؓ کے دن صرف موت حسینؓ ہی واقع نہیں ہوئی تھی۔ بلکہ خانوادہ نبوت پر بے پناہ مظالم بھی ڈھائے گئے تھے۔ معصوم شیر خوار بچوں تک بھوکا پیاسا نشانہ تیر بنایا گیا تھا۔ اہل بیت عظام کے عظمت و احترام کو مجروح کیا گیا تھا۔

بناء علیہ اس دن کے تمام کائناتی تغیرات بشمول کسوف شمس کو حسب تصریح حضرت شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلویؒ اگر صحیح مان لیا جائے اور اس کے سبب ظاہری کو موت حسینؓ نہیں تاکہ حدیث لاینخسفان لموت احد ولا لحیوتہ ـ سے تعارض لازم آئے بلکہ ظالمین و متمردین کے ظلم و تمرد بر حسینؓ ہی کو اسکی علت قرار دیا جائے، تو ایک طرف شبہ تعارض جاتا رہے گا۔ دوسری جانب حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ اور حضرت عبدالحق صاحب جیسے اجلہ محققین کی بیان کردہ روایات کو بلا ضرورت رد کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ اور چونکہ یہ تغیرات ظلم و عدوان علی الحسینؓ ہی کی وجہ سے رونما ہوئے۔ اس لئے عظمت حسینؓ بھی اپنی جگہ پر قائم رہے گی ـــــ ساتھ ہی جو اذہان تاثر الکائنات بموت من لا ینبغی ان ینفعل لھم اموات کو قبول کرنے میں بوجھ محسوس کرتے ہیں۔ ان کے لئے تغیر الکائنات یا تکون الحوادثات بوجود المعاصی والسیئات سہل القبول ہو گا۔ یعنی سہل توجیہ یہ کی جاوے کہ قتل حسینؓ کے دن آسمان کا سرخ ہونا۔ گوشت کا کڑوا ہونا پانی وغیرہ کا خون ہونا سورج کو گہن لگنا وغیر ذلک سب واقعات رونما ہوئے، مگر ان کے رونما ہونے کا سبب وجود ظلم و عدوان متعلقہ بہ اہل بیت کرام اور حضرت حسینؓ تھا جو کہ معصیت کبیرہ اور سیئہ غلیظہ ہی تھا۔ اور معاصی و سیئات اور ظلم و عدوانات کا اس طرح کے انقلابات کا سبب ہونا تو خود منصوص ہے ـــــ

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتخذ الفیئ	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ ٹھہرائے
دولاً والامانۃ مغنما والزکاۃ مغرما	جاویں گے۔ غنیمت دولت اور ٹھہرائی جاوے گی
وتعلم لغیر الدین واطاع الرجل امرأتہ	امانت غنیمت اور زکوٰۃ تاوان اور جس وقت کہ

وعق أمه وادنی صدیقه واقصی اباه وظهرت الاصوات فی المساجد وساد القبیلة فاسقهم وکان زعیم القوم ارذلهم واکرم الرجل مخافة شره وظهرت القینات والمعازف وشربت الخمور ولعن آخر هذه الامة اولها فارتقبوا عند ذلک ریحا حمراء وزلزلة وخسفا ومسخا وقذفا وآیات تتابع کنظام قطع سلکه فتتابع - رواہ الترمذی۔

سیکھا جاوے گا۔ علم واسطے غیر دین کے اور فرمانبرداری کرے گا آدمی اپنی بیوی کی اور خلاف کرے گا اپنی ماں کا اور نزدیک کرے گا مرد اپنے دوست کو اور دور رکھے گا اپنے باپ کو اور بلند ہونے لگیں آوازیں مسجدوں میں اور سردار ہو گا قوم کا وہ کہ فاسق ہے ان میں۔ اور ہو گا رئیس ان کا بڑا کمینہ ان کا اور تعظیم کیا جاوے گا مرد بوجہ ڈر ہونے کے کہ اس کے شر سے بچا جاوے اور ظاہر ہوں گی گانے والیاں اور ظاہر ہوں گے باجے اور پی جاوے گی شراب اور لعنت کہیں گے پچھلے اس امت کے اگلوں کو پس منتظر رہو اس وقت ہوا سرخ کے اور زلزلوں کے اور خسف و مسخ کے اور پتھر برسنے کے اور قیامت کے ان نشانیوں کے جو پے در پے ظاہر ہوں گی مانند لڑی جواہر وغیرہ کے کہ ٹوٹ جاوے ڈور اس کا اور گرنے لگیں پیہم دانے اس کے۔

غیر دینی تعلیم میں انہماک کی تباہی

تعلّم لغیر الدین کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ سیکھا تو دین ہی جائے مگر مقصد رضاء الٰہی نہ ہو۔ بلکہ وجاہت و قیادت دنیویہ ہی مطلوب و مقصود ہو۔ کما ھو المشاھد فی زماننا فی اکثر المتعلمین والمعلمین فی مدارسنا العربیة۔ جس کا بیّن ثبوت عموماً ہمارا بے عمل بلکہ بدعمل ہونا ہے۔ الا ما شاء اللہ ونعوذ باللہ من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع - اور اسی جملہ تعلّم لغیر الدین کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ غیر دین ہی کو سیکھا جاوے اور دین کی تعلیم یکسر چھوٹ ہی جاوے جیسے کہ ہمارے ملک میں نناوے فیصد مسلمانوں کا عمل ہے کسی شہر کے بھی دینی اور دنیوی مدارس کے طلباء کی تعداد اور ان کے تناسب کو دیکھا جاوے تو ہمارے دعویٰ میں کوئی بھی مبالغہ نظر نہیں آئے گا ـــــ یہ صحیح ہے۔ کہ فی نفسہٖ دنیوی تعلیم جائز ہے۔ اور بعض صورتوں میں ضروری بھی۔ لیکن اس میں اتنا انہماک کہ دین کے مبادی اور ضروری مقاصد تک سے مسلمان بے خبر رہ جاوے یہاں تک کہ اسلام کے نام پر جو بھی دعوت اسے دی جاوے اگرچہ مسلمات قطعیہ کے خلاف ہو وہ اسے حسب منشا پاکر اسلام کے نام پر قبول کرنے کیلئے تیار ہو جاوے۔ اور کفر و اسلام کے بنیادی عقائد اور مسلمات اسلامیہ ہی سے ناواقف رہ جاوے۔ یقیناً قومی ہلاکت اور اسلام کی رو سے بالکل

باطل ناجائز ——— اور عذاب الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ سبّ سلف بھی قومی تباہی کا ذریعہ ہے۔ لعن آخر ھذہ الامۃ اولھا۔ میں جسطرح سبّ سلف داخل ہے۔ سلف صالحین ائمہ عظام اور محدثین و مفسرین کرام کی تحقیقات اور انکی عملی اخلاقی اور سیاسی زندگی میں کیڑے نکالنا اور تنقید کے نام سے ان پر سے امت کا اعتماد اٹھا دینا بھی جیساکہ ہمارے زمانہ کے متجددین کا فیشن ہے۔ لعنت ہی کا غیر معمولی فرد ہے۔ اور امت کو تباہ کرنے کی نامسعود سعی جو کہ درحقیقت قہر الٰہی اور غضب خداوندی کو دعوت دینا ہے۔ اللھم اذا اردت بقوم فتنۃ فتوفنا غیر مفتونین۔

بہرحال روایت مذکورہ سے یہ ثابت ہوگیا کہ بعض خاص معاصی اور گناہ عالم میں تغیر تبدل اور انقلابات ریح حمراء زلزلہ وغیرہ کا ذریعہ بنتے ہیں۔ یوم قتل حسینؓ کا ظلم و معصیت بھی اگر آسمان کے سرخ ہونے اور دیگر تغیّرات کا ذریعہ بنا تو اس میں تعجب کی کونسی بات ہے۔

روایت ہذا سے یہی استشہاد مقصود تھا۔ مگر چونکہ اس میں بہت سے اصلاحی مضامین ارشاد فرمائے گئے ہیں۔ جنکی ہم کو سخت ضرورت ہے۔ اور بہت سے عیوب کی نشاندہی کی گئی ہے۔ جن میں ہم مبتلا ہیں۔ اس لئے صرف حوالہ پر اکتفا نہیں کیا گیا۔ اور پوری روایت کو بامعنی پیش خدمت کیا گیا۔

واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

طعام میں فساد آنے، کھانے پینے کی اشیاء پر معاصی کے اثر انداز ہونے کے متعلق بھی ملاحظہ فرمائیے۔ خازنؒ نے بخاری و مسلم کی روایت سے نقل فرمایا ہے:

لولا بنوا اسرائیل لم یخبث الطعام ولم یخنز اللحم۔	اگر بنی اسرائیل کی خیانت اور حکم خداوندی سے بغاوت نہ ہوتی تو گوشت نہ سڑتا اور روٹی خراب نہ ہوتی۔

اسی طرح خازنؒ ہی نے قصہ قابیل وہابیل میں نقل کیا ہے:

لما قتل قابیل ھابیل اشتاک الشجر وتغیرت الاطعمۃ وحمضت الفواکہ ومر الماء۔	جب قابیل نے ہابیل کو ناحق قتل کیا۔ (تو اس ظلم کی وجہ سے) درختوں میں کانٹے پیدا ہوگئے طعام خراب ہونے لگ گیا۔ میووں میں ترشی آگئی اور پانی میں تلخی۔

اسی طرح قتل حسینؓ کے دن جو ظلم وعدوان ہوا اگر اس کے باعث اونٹوں کا گوشت کڑوا ہوا یا کھانے

چینے کی چیزوں میں دوسرے تغیرات رونما ہوئے تو اصولِ دین کے خلاف کس طرح لازم آیا اور جب اصولاً یہ بات ممکن ہے تو شاہانِ دہلیؒ کی روایات کو بلا وجہ رد کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

سفید لکیر سیئات اور عدوانات کے باعث انقلابات اور تغیر فی الکائنات کی ایک اور مثال بھی قارئین کی پیشِ خدمت ہے جس سے حالیہ ہنگامی حالات میں دلچسپی سے خالی نہیں ہوگی۔

امام ربانی مجدد الف ثانیؒ نے خواجہ شرف الدینؒ کو تحریر فرمایا ہے. صحیفہ شریفہ جو فرزند عزیزؒ نے مولانا ابوالحسنؒ کے ہمراہ روانہ کیا تھا. پہنچا اور بڑی خوشی حاصل ہوئی۔

تم نے ستون کی نسبت جو مشرق کی طرف سے پیدا ہوا تھا دوبارہ دریافت کیا ہے۔ سو جاننا چاہئیے کہ خبر میں آیا ہے کہ جب عباس پادشاہ جو حضرت مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ظہور کے مقدمات میں سے ہے خراسان میں پہنچے گا. مشرق کی طرف قرن ذو سنین (دو دندانہ والا سینگ) طلوع کریگا۔ اس کے حاشیہ میں لکھا ہے۔ کہ ستون مذکور کے دو سر ہونگے. یہ پہلے پہل اسوقت طلوع ہوا تھا جب حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم ہلاک ہوئی تھی. پھر حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں طلوع ہوا تھا. جبکہ انکو آگ میں ڈالا تھا۔ اور فرعون اور اسکی قوم کے ہلاک ہونے کے وقت بھی طلوع ہوا تھا۔ اور حضرت یحییٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے قتل کے وقت بھی ظاہر ہوا تھا جب اسکو دیکھیں حق تعالیٰ کی بارگاہ میں فتنوں کے شر سے پناہ مانگیں ...... الی قولہ یہ طلوع اس طلوع سے الگ ہے. جو حضرت امام مہدیؓ کے آنے کے وقت پیدا ہوگا ————

والمکتوب بطولہ ———— دفتر دوم مکتوب ۶۸

مکتوب کی تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے تغیرات کائنات الجو یا فلکیات میں اللہ والوں پر ظلم کے باعث بھی رونما ہوتے ہیں. جیسا کہ حضرت خلیل اللہ کو آگ میں ڈالتے اور حضرت یحییٰ کو شہید کر دینے کے وقت ہوا اور کسی فتنہ کے رونما ہونے کے وقت بھی بطور پیش خیمہ کے اسکا طلوع ہوتا ہے. کیونکہ ظہور مہدیؓ اس وقت ہوگا جبکہ ہر طرف کفر و ضلالت پھیل جائیگا۔ اور اسی لئے مکتوب میں فرمایا گیا کہ جب اسکو دیکھیں تو حق تعالیٰ کی بارگاہ میں فتنوں کے شر سے پناہ مانگیں. اسی طرح اسکا ظہور خیر و برکت کی نشاندہی اور ہلاکت کفار پر اظہار خوشی کے طور پر بھی ہو سکتا ہے. جیسا کہ اسی مکتوب میں فرمایا گیا ہے. کہ قوم نوحؑ اور قوم فرعون کی ہلاکت پر بھی ظاہر ہوا تھا. ممکن ہے ستون نورانی کے اختلاف شکل کو بھی اس کے اسباب و عواقب کے اختلاف پر دلیل بنایا جا سکتا ہو. چنانچہ حالیہ سفید لکیر کے متعلق حضرت علامہ فتانی دامت برکاتہم نے ایک مکتوب میں تحریر فرمایا ہے۔ "سفید لکیر بشکل تلوار تھی جو جہاد اور قوت کی نشانی ہے. انشاء اللہ تعالیٰ" اور یہی نیک فالی اور حسن ظن باللہ کا تقاضا بھی ہے کہ اس کے طلوع کو بھارت کی شکست پر اظہار خوشی اور مستقبل میں مسلمانوں کی قوت اور مقبولیت جہاد کی نشانی قرار دیا جاوے ———— والعلم عند اللہ العلیم الخبیر